آسان اصول فقہ

تصنیف

مفتی نقاش چمن

ناشر

ارفع اسکالز اکیڈمی انٹرنیشنل

ادلہ یا اصول شرع چار ہیں۔

1۔ کتاب اللہ **(قرآن)**

2۔ سنت **(حدیث)**

3۔ اجماع

4۔ قیاس

یعنی کسی بھی چیز کا حکم ثابت کرنا ہو کہ یہ چیز حلال ہے یا حرام ہے یا جائز ہے یا ناجائز ہے تو سب سے پہلے کتاب اللہ یعنی قرآن عظیم کی رہنمائی لینا لازم ہے پھر سنت یعنی حدیث مشعل راہ ہے پھر اجماع پھر قیاس ہماری معاون ومددگار ہیں۔ ان کے علاوہ گمراہی ہی گمراہی کا جو تصور دیا جاتا ہے اس کی بھی وضاحت وقت مناسب پر کی جائے گی۔ انشاء اللہ اس کتاب میں ہم مختصر انداز میں اصول شرع کی وضاحت

کرنے کی کوشش کریں گے اللہ پاک میری یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس کو میرے لیے ذریعہ نجات فرمائے۔ **آمین اللھم آمین۔**

سگ مدینہ نقاش چمن

ڈائریکٹر ارفع اسکالز اکیڈمی انٹرنیشنل

بحث اول

کتاب اللہ

فصل خاص و عام

خاص:- جو لفظ خاص معنی یا خاص نام کے لیے بنایا گیا ہو۔

مثال:-

فرد خاص	۔	**زید**
نوع خاص	۔	**انسان**
جنس خاص	۔	**حیوان**

عام:۔ جو لفظ کسی خاص معنی یا خاص نام کے لیے نہ بنایا گیا ہو یا جو اپنے افراد میں پایا جائے۔

اقسام عام:۔

1۔ عام مخصوص منہ البعض:۔ یعنی عام میں سے بعض کو خاص کیا جائے یا افراد میں سے بعض کو خاص کر لیا جائے۔ مثلا اللہ تعالی نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو بیع عام ہے اور سود خاص۔

2۔ عام غیر مخصوص منہ البعض:۔ یعنی عام میں سے کسی کو خاص نہ کیا جائے بلکہ عام کو عام ہی رہنے دیا جائے۔

فصل مطلق و مقید

مطلق:۔ جو لفظ ذات پر دلالت کرے صفات سے متعلق نہ ہو۔

مقید:۔ جو لفظ ذات اور صفات دونوں پر دلالت کرے۔

فصل مشترک و مؤول

مشترک: ۔ جو لفظ دو مختلف معانی یا دو سے زیادہ معانی کے لیے بنایا گیا ہو۔ مثلا مشتری۔ معانی خریدار و ستارہ

مفسر: ۔ مشترک کے بعض معانی کو بولنے والا خود ہی ترجیح دے۔

مثلا کرنسی نوٹوں میں سے کوئی کہے کہ ایک ہزار پاکستانی روپے۔

مؤول: ۔ یعنی مشترک کے بعض معانی کو بولنے والے کے علاوہ کوئی ترجیح دے۔ اور یہ ترجیح قیاس یا حدیث سے ہوگی۔

مثلا کسی مقام پر ہر ملک کے کرنسی نوٹ چلتے ہیں مگر وہاں پاکستانی روپے کا زیادہ رواج ہے تو جب کوئی کہے گا دس روپے تو قیاس پاکستانی روپے کو ہی کیا جائے گا۔

فصل حقیقت و مجاز

حقیقت:۔ جو لفظ اپنے اصلی معنی میں استعمال کیا جاتا ہو۔

مجاز:۔ جو لفظ اپنے حقیقی معنی کے علاوہ دوسرے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہو۔

اقسام:۔

حقیقت کی تین اقسام ہیں۔

1۔ متعذرہ

2۔ مہجورہ

3۔ مستعملہ

متعذرہ:۔ ایسا کام جس پر عمل کرنا آسان نہ ہو۔

مثلا کسی نے کہا میں اس درخت سے نہ کھاوں گا۔ درخت کھانا متعذر ہے لہذا درخت کا پھل کھانا مراد لیں گے۔

مہجورہ:۔ ایسا کام جس پر عمل کرنا آسان ہو لیکن لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہو۔

مثلا کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ یہاں قدم رکھنے کے حقیقی معنی مہجور ہیں یعنی قدم رکھنے سے مراد داخل ہونا ہے۔ عموما **مجاز** اسی کو کہتے ہیں۔

مستعملہ:۔ جو متعذرہ و مہجورہ کے علاوہ ہو۔

فصل طریق استعارہ

استعارہ:۔ کسی لفظ کو اسکے مجازی معنی میں اس طرح استعمال کرنا کہ حقیقی و مجازی معنی میں مناسبت ہو سکے۔

طریق استعمال:۔ دو ہیں۔

اول: علت اور حکم کے درمیان اتصال ہو۔ مثلا کسی نے کہا میں موٹر خریدوں گا۔ اور تم کو سیر کراوں گا تو خریداری سے ملکیت مجازا مراد ہوگی۔ اس میں خریداری علت ہے اور ملکیت حکم ہے۔

دوم: محض اور حکم کے دومیان اتصال ہو۔ مثلا کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم میری طرف سے آزاد ہو اور اس سے شوہر کی مراد طلاق ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ آزاد کر دینے سے ملکہ رقبہ زائل ہو گئی، جس کی وجہ سے ملک بضع زائل ہوگئی تو آزاد کرنا طلاق کے لیے سبب محض ہوا۔

فرق ما بین علتہ و سبب

علتہ:۔ کسی چیز کے ساتھ بغیر کسی واسطے کے حکم کو واجب کرتی ہے۔

سبب:۔ کسی چیز کے ساتھ بواسطہ حکم کو ثابت کرتا ہے۔

فصل صریح و کنایہ

صریح:۔ وہ لفظ جس میں معنی و مطلب دونوں واضح ہوں اس میں نیت کی شرط نہ ہو۔

مثلا لفظ طلاق سے طلاق دینا اس میں نیت شرط نہیں۔

کنایہ:۔ جس کے معنی چھپے ہوں اور بغیر کسی دلیل یا قرینہ کے معلوم نہ ہو سکے۔ اس میں نیت شرط ہے۔

مثلاً کسی نے اپنی بیوی کو کہا جا نکل جا دفع ہو جا۔ اب اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔

فصل متقابلات

ظاہر	مقابل	خفی
نص	مقابل	مشکل
مفسر	مقابل	مجمل
محکم	مقابل	متشابہ

ظاہر:۔ وہ کلام جو سننے والے کو بغیر کسی مشکل کے سمجھ آ جائے۔

نص:۔ جس کے لیے وہ کلام لایا جائے۔

مفسر:۔ وہ کلام جس کی وضاحت بولنے والا (متکلم) خود کر دے۔

محکم:۔ وہ کلام جو طاقت و قوت میں مفسر سے زیادہ ہو۔ مثلا اللہ تعالی ہر چاہت پر قادر ہے۔ یہ کلام محکم ہے۔

فصل

وہ مواقع جہاں الفاظ کے حقیقی معنی چھوڑے جاتے ہیں۔

وہ مواقع پانچ ہیں۔

اول: عرف عام مثلا کسی نے قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھاوں گا تو اس سے مراد مرغی یا بطخ کے انڈے ہوں گے نہ کہ چڑیا یا کبوتر کے۔

دوم: خود کلام کے ہی بعض الفاظ سے بعض افراد نکل جائیں۔

سوم: سیاق کلام: مثلا باورچی کی ضرورت تھی کسی شخص یا وکیل نے اندھا نوکر لا کر دے دیا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔

چہارم: خود متکلم کا کلام حقیقی معنی کے چھوڑنے پر دلالت پر دلالت کرے۔ مثلا راستہ چلتے مسافر نے کسی دوسرے دوست عزیز کو کہا کہ تم ٹھہرو میں تمھارے لیے گوشت لاتا ہوں تو مراد پکا ہوا گوشت ہوگا۔

پنجم: محمل کلام مثلا ایک شخص کا کہنا کہ میں اپنے باپ سے بھی بڑا ہو تو مراد قد یا دولت ہو گا۔

فصل متعلقات نصوص

متعلقات نصوص چار ہیں۔

1۔ **عبارتہ النص:۔** جس کے لیے کلام اور عبارت جان کر لائی گئی ہو۔

2۔ **اشارتہ النص:۔** نص کے الفاظ سے جو مفہوم نکلتا ہو۔

3۔ **دلالتہ النص:۔** حکم کی وجہ کلام سے معلوم ہو جائے۔

4۔ **اقتضاء النص:**۔ جس سے زیادتی نص پر ہو۔ مثلا کسی موکل (جس کو وکیل مقرر کیا گیا ہو) کا یہ کہنا کہ فلاں پر دعوی کرو۔ وکیل نے اسٹامپ و خرچہ لے لیا تو یہ صحیح ہے۔ کیونکہ اسٹامپ نہ لیا جاتا اور خرچہ نہ لیا جاتا تو جو مقصد تھا وہ فوت ہو جاتا۔ اس اقتضاء سے جو چیز ثابت ہوگی وہ بقدر ضرورت ہوگی۔

فصل امر

امر:۔ دوسرے کسی شخص پر کوئی کام کرنا لازم کر دینا۔

وجوب:۔ کسی کام کے واجب ہونے کے لیے صرف امر کا صیغہ ہونا چاہیے۔ اس سے امر واجب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ کے کوئی دلیل امر کے خلاف نہ پائی جائے۔

فصل

کسی کام کا امر اسکی تکرار کو تقاضا نہیں کرتا۔ مثلا کسی نے کہا کہ میرے گھر آو اس سے لازم نہیں آتا کہ اب اس کے گھر جانا واجب ہے۔

فصل مامور بہ

اس کی دو اقسام ہیں۔

1۔ **مطلق بین الوقت:** یعنی وقت مقرر نہ ہو۔

2۔ **مقید بالوقت:** یعنی وقت مقرر ہو۔

اقسام مقید بالوقت دو ہیں۔

1۔ جس میں وقت فعل کا ظرف ہو۔

مثلا ایک خاص مقدمہ میں یہ حکم دیا گیا کہ 2 بجے سے 4 بجے تک سماعت ہو گی تو اس کے معنی ہوئے 2:15، 2:30، 3:00 سے 4:00 تک کسی بھی وقت سماعت ہو سکتی ہے۔

2۔ وقت اس کا معیار ہو:۔

مثلا کچہری کا وقت کہ دوسرا کام اس وقت جائز نہیں ہوگا۔

فصل

کسی شے کے کرنے کا حکم دینا اس شئے کے حسن ہونے پر دلالت کرتا ہے جب کہ حکم دینے والا حکیم ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

1۔ **حسن لنفسہ:۔** مثلا جھوٹ نہ بولنا سچ بولنا، عدل و انصاف کرنا

2۔ **حسن لغیرہ:۔** مثلا نماز کے لیے وضو وغیرہ

فصل

امر کے لحاظ سے واجب کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ واجب کو اس کے مستحق کو ادا کرنا۔

اس کی پھر دو اقسام ہیں:۔

الف۔ **کامل:۔** جیسے مال کو اچھی حالت میں خریدار کے حوالے کرنا۔

ب:۔ **قاصر:۔** واجب کو نقصان کے ساتھ واپس کرنا یا سپرد کرنا۔

2۔ واجب کی مثل اس کے مستحق کو ادا کرنا۔

اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

کامل:۔ جو صورتا یا معنا واجب کی مثل ہو۔ مثلا کسی کے گیہوں خراب کر دیئے تو اس کو ویسے ہی گیہوں ادا کرنا۔

قاصر:۔ جو صورتا تو واجب کے مثل نہ ہوں لیکن معنا واجب کے مثل ہو۔ مثلا کسی کی بکری ضائع کر دی تو اب قیمت بھی دے سکتے ہیں۔

فصل نہی کے بیان میں

نہی کی دو اقسام ہیں۔

1۔ نہی حسی افعال سے مثلا زنا و شراب

2۔ نہی شرعی تصرفات سے۔ مثلا جو چیز آپ کی ملک نہ ہو اسے فروخت کرنا

فصل نصوص سے مراد کے طریقے معلوم کرنا

اس کی دو اقسام ہیں۔

1۔ جب ایک لفظ کے حقیقی و مجازی دونوں معنی ہوں، تو حقیقی معنی لینا اولی ہے۔

2۔ دو محملوں میں جب ایک محمل ایسا ہے کہ اس میں تقسیم لازم آتی ہے تو وہ محمل اختیار کرنا بہتر ہوگا جس میں تخصیص نہ ہو۔

فصل حروف معنی

واو(اور) یہ جمع مطلق کے لیے آتا ہے۔ اس میں ترتیب کا کچھ لحاظ نہیں۔ مثلا زید و عمرو گئے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ زید پہلے گیا اور عمرو بعد میں۔

فا(پس) یہ تعقیب کے واسطے آتا ہے، یعنی تقدیم و تاخیر پائی جاتی ہے اور کبھی علت کے واسطے آتا ہے۔

ثم (پھر) مہلت کے لیے آتا ہے۔

بل (بلکہ) غلط بات کے تدارک کے لیے آتا ہے۔

لکن (لیکن) استدراک کے واسطے آتا ہے۔

او(یا) دو میں سے ایک مراد لینے کے لیے آتا ہے۔

حتی (تک) انتہاء غاءیت کے لیے آتا ہے۔

علی (پر) الزام کے واسطے آتا ہے۔

فی (میں، اندر) ظرف کے لیے آتا ہے۔ اس کا استعمال زمان، مکان، فعل تینوں میں آتا ہے۔

با(ساتھ) اتصال کے معنی میں آتا ہے۔

فصل نص کے وجوہ اور طریقے

اقسام بیان سات ہیں۔

1۔ بیان تقریر 2۔ بیان تفسیر 3۔ بیان تغیر

4۔ بیان ضرورت 5۔ بیان حال 6۔ بیان عطف

7۔ بیان تبدیل

1۔ بیان تقریر:۔ وہ بیان جس کے لفظ کے معنی ظاہر ہوں لیکن کسی دوسرے معنی کا بھی شک ہو مگر کہنے والا(متکلم) دوسرے لفظ سے اس کو واضح کر دے۔ مثلا میرے پاس ایک ہزار روپے زید کی امانت ہیں۔ لفظ امانت سے احتمال زائل ہو گیا۔

2۔ بیان تفسیر:۔ وہ بیان جو مبہم لفظ کا مطلب بتا دے۔ مثلا میرے ذمہ دس روپے اور کچھ رقم واجب الادا ہے۔ اب متکلم نے پانچ روپے اور بتا کر تفسیر کر دی۔

3۔ **بیان تغیر:۔** وہ بیان جو کلام کے معنی بدل دے۔ جیسے استثناء کی صورت میں۔ مثلا کھانے کو کھانے کے ساتھ نہ بیچو مگر برابر برابر۔ مگر سے پہلے کے معنی مگر کے ساتھ دوسرا جملہ بولنے سے بدل گئے۔

اور جیسے شرط کی صورت میں، مثلا زید نے کہا کہ اگر وہ اس عورت سے نکاح کرے گا تو مطلقہ ہوجائے گی۔ جملہ۔۔۔۔ سے شرط کے معنی بدل گئے۔

اور جیسے صفت موصوف کی صورت میں۔ مثلا مومنہ باندی سے نکاح کرو۔ صفت کے ذکر سے معنی بدل گئے۔

4۔ **بیان ضرورت:۔** وہ بیان جو بوجہ ضرورت اقتضاء کلام حاصل ہو۔ مثلا علم فرائض میں ماں کا حصہ قرآن نے ثلث بیان ہوا ہے باپ کے حصے کی صراحت نہیں کی گئی مگر کلام کا تقاضا یہ ہے کہ ماں کے حصہ کے بعد جو باقی بچے وہ باپ کو ملے۔

5۔ **بیان حال:**۔ ایسا بیان جو معترض علیہ نہ ہو۔ مثلا بیع میں شفیع کا سکوت۔

6۔ **بیان عطف:**۔ معطوف علیہ مجمل ہو اور معطوف اس کا بیان کرے۔ مثلا میرے ذمہ زید کے ایک سو اور ایک روپے ہیں۔

7۔ **بیان تبدیل:**۔ یہ بیان شارع کے لیے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ نسخ ہے۔

بحث ثانی

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث بمنزلہ کتاب اللہ ہے۔

حدیث کی تین اقسام ہیں۔

1۔ متواتر 2۔ مشہور 3۔آحاد

1۔ **متواتر:۔**ایسی حدیث جسکو راویوں کی ایسی جماعت نقل کرتی آئی ہو جن کا جھوٹ پر اکٹھا ہونا نا ممکن ہو۔

2۔ **مشہور:۔** ایسی حدیث جس کی سند کا اول زمانہ میں حدیث آحاد کی طرح ہو پھر دوسرے زمانہ (تابعین) یا تیسرے زمانہ (تبع تابعین) میں شہرت پائی ہو اور علماء نے اس حدیث کو متواتر کی طرح قبول کیا ہو۔

3۔ **آحاد:۔** جس کو ایک راوی دوسرے ایک راوی سے نقل کرے یا ایک راوی یا راویوں کی جماعت صرف ایک ہی راوی سے نقل کرے۔ اس میں شبہ و احتمال ہوتا ہے۔

اقسام راوی

اقسام راوی دو ہیں۔

اول:۔ جو اجتہاد اور علم میں معروف ہو۔ جیسے خلفاء اربعہ

دوم:۔ جو حافظہ میں اچھے ہوں اور عادل بھی ہوں مگر فتوی دینے کا درجہ نہ رکھتے ہوں۔ مثلا ابوہریرہ۔

رواۃ کی دوسری قسم

بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ تین ہیں۔

1۔ **مومن مخلص:** جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رہا اور کلام پاک کو سمجھا۔

2۔ **اعرابی:** جس نے کلام کو تو سنا مگر حقیقت کو نہ سمجھا۔

3۔ **منافق:** جس نے جھوٹ باندھا۔

فصل

خبر واحد چار موقعوں پر دلیل کے واسطے پیش ہو سکتی ہے۔

1۔ خالص حق اللہ میں جہاں بندوں کے حق نہ ہو اور جو محل عقوبت و سزا نہ ہو۔ مثلا روزہ، نماز

2۔ خالص حق العباد: جس میں الزام محض ہو۔

3۔ خالص حق العباد بلا الزام

4۔ حق العباد جس میں من وجہ الزام ہو۔

فصل عزیمت و رخصت

عزیمہ : اصل حکم جو شارع علیہ السلام سے ثابت ہو۔ اس کی چار اقسام ہیں۔

الف۔ فریضہ :۔ جس کا واجب ہونا دلیل سے بغیر شبہ کے ثابت ہو۔

ب۔ واجب :۔ جس کا واجب ہونا دلیل سے ثابت ہو مگر اس میں شبہ ہو۔

ج۔ سنت :۔ وہ طریقہ جو دین میں مسلوک ہو۔

د۔ **نفل:۔** زوائد شرعیہ

رخصت: وہ حکم جو بندوں کے لیے استثناء پر مبنی ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

الف۔ حقیقی:۔ حرمت کے باوجود مباح ہو۔ مثلا مخمصہ کے وقت غیر کا مال کھانا۔

ب۔ مجازی:۔ حرمت قائم نہ ہو مثلا بیع سلم

فصل تقلید

لغت کے اعتبار سے تقلید کہتے ہیں گلے میں رسی ڈالنا یا کوئی چیز بطور ہار ڈالنا۔

اصطلاح میں تقلید سے مراد بلا دلیل اعتقاد کی وجہ سے کسی دوسرے کی پیروی کرنا۔

اقسام تقلید بہت سی ہیں۔

1۔ **واجب**:۔ انبیاء علیہم السلام کی تقلید

2۔ **جائز**:۔ فروعات میں علماء دین کی تقلید

3۔ **حرام**:۔ آباء واجداد کی کفر وبدعت میں تقلید

بحث ثالث

اجماع امت

فصل

امت محمدیہ کا اجماع شرعی دلیل ہے۔ اس کی اقسام چار ہیں۔

الف۔ اجماع صحابہ کرام:۔ زبان سے کسی مسئلے یا حادثے کو بیان کرنا۔

ب۔ اجماع صحابہ کرام:۔ کسی مسئلے یا حادثے میں اسطرح کہ بعض زبان سے کہیں یا فتوی دیں یا عمل کریں اور بعض خاموش رہیں رد نہ کریں۔

ج۔ ان کا اجماع جو صحابہ کے بعد ہیں۔ یعنی تابعین یا تبع تابعین

د۔ سلف کے اقوال میں سے کسی قول پر اجماع

اجماع معتبر: اہل رائے اور مجتہدین کا اجماع

اجماع نامعتبر: اجماع متکلمین و محدثین کا جو اصول فقہ میں بصیرت نہ رکھتے ہوں۔

اقسام اجماع:

دو ہیں (الف) **مرکب** (ب) **غیر مرکب**

1۔ **مرکب:۔** جس میں بہت سے رائیں کسی حادثہ کے حکم میں جمع ہو جائیں مگر علت حکم میں اختلاف پایا جائے۔

2۔ **غیرمرکب:۔** جس میں اجماع ہو اور علت میں بھی اختلاف نہ ہو۔

فصل اجماع عدم القائل بالفصل

اسکی دو اقسام ہیں۔

1۔ جس میں منشاء خلاف فصلیں میں ایک ہو۔ یہ حجت ہے۔

2۔ جس میں منشاء خلاف مختلف ہو۔ یہ حجت نہیں ہے۔

فصل

مجتہد پر واجب ہے کہ جو حادثہ پیش آئے پہلے کتاب اللہ سے حکم طلب کرے پھر حدیث میں تلاش کرے۔

بحث رابع

قیاس

تمہید

استنباط قیاس: قرآن حدیث اجماع امت سے ہے۔

تفسیر قیاس: شرط، رکن، حکم، دفع ہیں۔

حجتہ قیاس کے ضروری امور

1۔ نص معلوم ہو۔

2۔ دلیل مستقل ہو۔

3۔ دلیل ممیز ہو۔

قاعدہ کلیہ: اصل اس علت کے ساتھ معلول ہو جو فرع میں پائی جائے۔

اطراد: دوران حکم کا وصف کے ساتھ ہونا۔

استصحاب: جو چیز پہلے جس حالت پر تھی اسی حالت پر باقی رکھنا۔

وضع قیاس: اصل سے فرع کی طرف حکم کے تعدیہ کے واسطے ہے۔

ضروری امور قیاس

1۔ اصل

2۔ فرع

3۔ وصف

4۔ نسبت

اجتہادرائے: فیصلہ بارائے

قاعدہ اجتہاد: روحانی نمو۔ اخلاقی نشوونما۔ دماغی شائشگی

فصل اول

قیاس: کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح اندازہ کرنا کہ دونوں کے وصف اور حکم میں اشتراک رہے۔

مثال: نشہ کی وجہ سے شراب حرام ہے تو جس جس چیز کی وجہ سے نشہ آئے گا وہ چیز حرام ہو گی۔

فصل دوم

ارکان قیاس

ارکان قیاس چار ہیں۔

1۔ اصل مقیس علیہ

2۔ فرع مقیس

3۔ علتہ معنی مشترک

4۔ حکم مقصود (قیاس)

عمل برقیاس: اس وقت ہے جب کے بصورت حادثہ کوئی دلیل قرآن سنت اجماع سے نہ ملے۔

فصل سوم

شرائط قیاس پانچ ہیں۔

الف۔ بمقابلہ نص نہ ہو۔

ب۔ متضمن تغیر احکام نص نہ ہو۔

ج۔ فرع اور اصل میں جو علت مشترک ہے وہ ایسی نہ ہوکہ سمجھ میں نہ آئے۔

د۔ تعلیل حکم شرعی کے لیے ہو۔ امر لغوی کے لیے نہ ہو۔ یعنی ایک جملہ لغوی معنی کو خیال کر کے دوسرے جملہ سے لغوی معنی جاری و خیال کئے جائیں۔

ق۔ فرع منصوص علیہ نہ ہو۔

فصل چہارم

قیاس شرعی: فرع میں حکم کا اس طرح ترتیب دینا جس سے وہی معنی پیدا ہو جو اصل کے ہیں۔

ماخذ علتہ: قرآن۔ سنت۔ اجماع۔ اجتہاد و استنباط

انتباہ: تعدیہ حکم میں اس بات خیال رکھنا ضروری ہے کہ جو حکم فرع میں لگایا جائے وہ اس حکم کی نوع یا جنس سے ہو جو کہ اصل میں موجود ہے۔

اقسام علت: 1۔ لازمی 2۔ عارضی 3۔ خفی 4۔ جلی

الف۔ وصف لازم: جو اصل سے جدا نہیں ہوتا۔

ب۔ وصف عارضی: جس کا اصل سے جدا ہونا ممکن ہو۔

ج۔ وصف جلی: جو نص میں صریحا مذکور ہو۔

د۔ وصف خفی: جس کو بعض لوگ بوجہ اجتہاد سمجھتے ہو اور بعض نہ سمجھتے ہوں۔

علت طردیہ: وہ علت کہ جس کی تاثیر نص اور اجماع سے ثابت نہیں لیکن عقل سے اخذ کیا جاتا ہو۔

علت مؤثرہ: ترویہ کی ضد

فصل پنجم

دفع

قیاس پر آٹھ طرح کے سوالات ہوتے ہیں۔

1۔ ممانعت 2۔ قول بموجب علت 3۔ قلب

4۔ عکس 5۔ فساد وضع 6۔ فرق

7۔ نقض 8۔ معارضہ

ممانعت: سائل کا مقدمات کو دلیل معلل کو تعین اور تفصیل سی ساتھ قبول کرنا۔

اسکی چار اقسام ہیں۔

1۔ فی نفس الوصف 2۔ فی صلاحیۃ الوصف 3۔ فی نفس الحکم

4۔ فی نسبت الحکم

فی نفس الوصف: خصم (جھگڑا کرنے والا) یہ کہے کہ تم جس وصف علت کہتے ہو ہم نہیں مانتے بلکہ علت دوسری چیز ہے۔

فی صلاحیۃ الوصف: خصم یہ کہے کہ ہم نہیں مانتے کہ وصف جو تم لگاتے ہو حکم کے لیے صالح ہے۔

فی نفس الحکم: خصم حکم کو نہ مانے بلکہ کہے کہ حکم دوسری شے ہے۔

فی نسبۃ الحکم: خصم یہ کہے کہ حکم اس وصف کی طرف منسوب نہیں ہے کہ جس کی طرف تم منسوب کرتے ہو بلکہ دوسرے وصف کی طرف منسوب ہے۔

قول بموجب علتہ: وصف کو علت ماننا مگر معلل کے معلول (جس چیز کو علت یا اسباب سے ثابت کیا جائے) کو نہ ماننا جس کا وہ دعوی کرتا ہے

قلب: پہلی ہیبت کے خلاف علت کی ہیبت کو بدلنا۔ اسکے دو احکام ہیں۔

1۔ معلل نے جو علت حکم کے واسطے قرار دی ہے اس کو معترض معلول قرار دے اس حکم کے واسطے۔

2۔ معلل نے جس وصف کو علت قرار دیا ہے کسی حکم کے لیے تو معترض اس وصف کو علت قرار دے اس حکم کی ضد کے لیے۔

عکس: سائل تمسک کرے معلل کے اصل پر اس طرح کہ معلل مضطر ہو جائے اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنے میں۔

نقض: وجود علت کا ساتھ تخلف حکم کے۔

معارضہ: معلل کا کسی حکم کو کسی دلیل سے ثابت کرنا اور معترض کا اسی حکم کو دوسری دلیل سے نفی کرنا۔

فرق: بغیر مناسبت اور مشارکت کے ایک چیز کو دوسری چیز پر قیاس کرنا۔

فسادوضع: علت کو ایسا وصف ماننا جو حکم کے لائق نہ ہو۔

فصل ششم

موانع حکم

موانع حکم پانچ ہیں۔

1--مانع انعقاد علتہ (مثلا خون کی بیع)

2۔ مانع تمام علت (مثلا بیع ملک)

3۔مانع ابتداء حکم (مثلا خیار شرط)

4۔ مانع تمام حکم (خیار رویت)

5۔ مانع لزوم حکم (مثلا خیار عیب)

فصل ہفتم

متعلقات احکام: وہ شے جس کے ساتھ احکام تعلق رکھتے ہیں۔

یہ چار ہیں۔

1۔ سبب 2۔ علت 3۔ شرط 4۔ علامت

سبب: جو چیز دوسری چیز کے حاصل ہونے کا وسیلہ ہو۔ اس کی چار اقسام ہیں۔

علت: جس کی طرف حکم کا وجوب بغیر کسی واسطے کے اضافے کے لیے کیا جائے۔ اسکی سات اقسام ہیں۔

شرط: جو حکم کے واسطے موقوف علیہ ہو یعنی بدون اس کے شئے موجود نہ ہو۔ اس کی پانچ اقسام ہیں۔

علامت: وہ شئے جس کے ساتھ وجود شئے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

احکام الشرع چار ہیں۔

1۔ حقوق اللہ مثلا عبادات

2۔ حقوق العباد مثلا معاملات

3۔ حقوق مجتمع مگر حق اللہ غالب مثلا حد قذف

4۔ حقوق مجتمع مگر حق العباد غالب مثلا قصاص

حقوق اللہ کی آٹھ اقسام ہیں۔

انواع عبادات تین ہیں۔

1۔ اصول 2۔ لواحق 3۔ زوائد

فصل ہشتم

وجوب: چیز کی ادائیگی جو کسی شخص پر لازم و ضروری ہو۔

اہلیۃ: لیاقت کو کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

1۔ وجوب جو ذمہ داری سے متعلق ہے۔

2۔ ادا جو ابدان سے متعلق ہے۔

ادا کی دو اقسام ہیں۔

1۔ قاصر

2۔ کامل

فصل نہم

امور معترضہ علی الاہلیۃ

اقسام امور معترضہ دو ہیں۔

1۔ سماوی

2۔ مکتسبہ

سماوی کی اقسام:

صغر، جنون، نسیاں، نوم، اغماء، رق، مرض، حیض، نفاس، موت

مکتسبہ: جہل، سفہ، سکر، ہزل، خطاء سفر، اکراہ

اقسام جہل کئی ہیں۔

اقسام سکر دو ہیں۔

1۔ مباح: افیون۔ بھنگ وغیرہ

2۔ حرام: شراب وغیرہ۔

تمت بفضل اللہ تعالی